REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ

قیمت فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۲ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مہیا کرنیکا انتظام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کے تعلق میں طبعاً احباب میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ اور بیرونی دوست کثرت کے ساتھ فون وغیرہ پر حضور کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ میں انتظام کر دیا گیا ہے۔ جہاں حسب حالات چند دن تک دن رات ایک ذمہ وار کارکن ڈیوٹی پر رہے گا۔ اور بیرونی احباب کے فونوں پر تازہ اطلاع مہیا کر سکے گا۔ دفتر پرائیویٹ سکرٹری کا فون نمبر ۵۷ ربوہ ہے سو احباب اس نمبر پر فون کر کے حضور کی خیریت دریافت کر سکتے ہیں۔ دفتر کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ عزیزم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے رابطہ رکھ کر حضور کی طبیعت کے متعلق تازہ اطلاع مہیا کریں دوستوں کو حضور کی شفایابی کے لئے خاص دعائیں جاری رکھنی چاہئیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء

ربوہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کیلئے خصوصی دعائیں اور صدقات

ربوہ ۱۱ مئی۔ پرسوں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کے متعلق اطلاع ملتے ہی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے تمام محلہ جات میں دعا اور صدقہ کی تحریک کی گئی چنانچہ تمام مساجد میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ کل شام تک حسب ذیل تفصیل سے محلہ جات میں صدقہ کے طور پر ۱۲ بکرے ذبح کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مستحقین میں نقدی بھی تقسیم کی گئی ہے۔

(۱) دارالرحمت شرقی دو بکرے (۲) دارالصدر شرقی دو بکرے (۳) دارالصدر جنوبی دو بکرے۔ (۴) دارالبرکات ایک بکرا (۵) دارالنصر ایک بکرا (۶) دارالیمن ایک بکرا (۷) دارالصدر غربی ایک بکرا۔ (۸) دارالرحمت وسطی ایک بکرا۔ (۹) دارالرحمت غربی۔ ایک بکرا

آج مغرب کی نماز پر تمام محلہ جات کی مساجد میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی جائے گی۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشویشناک علالت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

جیسا کہ الفضل کے خاص پرچہ میں میری طرف سے دعا کی تحریک کی غرض سے اعلان ہو چکا ہے۔ حضرت صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ اور ابھی تک بیماری کی علامات اور عوارض میں کوئی مستقل تخفیف کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ یہ عوارض اسی قسم کے ہیں۔ جیسا کہ ۱۹۵۵ء کی بیماری میں پیدا ہوئے تھے۔ جس کے بعد حضور علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تھے۔ ۱۹۵۵ء والی بیماری کا حملہ فوری تھا۔ اور جلدی ہی اس کی شدت گزر گئی۔ مگر موجودہ حملہ کے آثار آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو ایک لحاظ سے زیادہ تشویشناک صورت ہے۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ خاص طور پر دعائیں کریں۔ یہ دعائیں انفرادی بھی ہوں اور اجتماعی بھی اور جہاں جہاں ممکن ہو صدقہ بھی کیا جائے۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے امام کو صحت اور کام کی لمبی زندگی عطا کرے آمین

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ½ ۷ بجے شام ربوہ ۱۰ مئی ۱۹۵۹ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل مورخہ ۱۰/۵/۵۹ شام ساڑھے سات بجے کی رپورٹ خاکسار کی طرف سے الفضل کو بھجوا دی گئی تھی کل رات لاہور سے کرنل ضیاء اللہ صاحب۔ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کے ہمراہ حضور کو دیکھنے تشریف لائے۔ انہوں نے اچھی طرح حضور کا معائنہ کیا۔ ان کی رائے میں موجودہ بیماری ۱۹۵۵ء والی بیماری کے تسلسل میں ہے۔ نیز ان کی رائے میں اس وقت جو عوارض ظاہر ہوئے ہیں۔ ان میں مزید اضافہ نہیں ہوا۔ رات کے ابتدائی حصہ میں حضور کو بے چینی کی کافی تکلیف رہی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیند آ گئی۔ اور صبح تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی نیند آئی۔ اس وقت صبح کے دس بجے حضور کی طبیعت میں قدرے سکون ہے۔ بیماری کی کچھ علامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے۔ مگر کچھ ابھی بدستور جاری ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر انفرادی اور اجتماعی دعائیں جاری رکھیں۔ تا اللہ تعالیٰ کا فضل آسمان سے نازل ہو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل شفا نصیب ہو۔ آمین اللھم آمین

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۱۰ بجے صبح ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۵۹ء

شہداء علی النّاس

صوفی نذیر احمد کاشمیری ۱۴؍باغ بلبیر سنگھ لام پوری اونریلہ دہلی کے مضمون "ظلی یا غیر تشریعی نبوت کی حقیقت" کی دوسری قسط صدق جدید لکھنؤ یکم مئی ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ آپ نے اس مضمون میں نبوت کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ اس کو اٹکل پچو نہ کہا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے جو کچھ کہا محض اپنی عقل اور جو کچھ آپ نے تصوف کی کتابوں میں پڑھا ہوا ہے۔ اس کی اپنی توجیہہ کی بناء پر کہا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ سلوک۔ تصوف کے تمام سلاسل میں اجمالاً اور نقشبندی و مجددی سلسلے میں تفصیلاً یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ سیرالی اللہ کے سفر کا ہر مقام کسی نہ کسی نبی کے قدم سے بندھا ہوا ہے سلسلہ مجددی میں تو کمالاتِ نبوت سے آگے کے سارے مقامات کسی نہ کسی نبی کی ولایت سے وابستہ ہیں۔ لہٰذا ان تمام مقامات میں قیام کرتے ہوئے یا ان سے گزرتے ہوئے جو فیضان یا جو انوار ایک سالک پر آتے ہیں ان کے آنے میں اس دائرے اور اس مقام سے تعلق خصوصی رکھنے والا نبی حصول فیضان و انوار کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ولایت موسوی ولایت ابراہیمی ولایت محمدی وغیرہ کے تمام دوائر کو طے کرتے ہوئے سالک کو ذریعہ فیضان یہی انبیاء مشہود ہوتے ہیں۔ اب اگر ان مقامات میں سے کسی ایک مقام پر سالک کو استغراق حاصل ہو جائے تو بلا وجہ وہ اپنے آپ کو اس مقام کے نبی کی ولایت میں اس طرح مضمحل و متلاشی دیکھتا ہے کہ اصل و فرع میں اس کے لئے تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے وسیلہ میں فنا اور اس کا عین محسوس کرتا ہے اس دوران میں اس مقام کے متعلقہ دینی مسائل و علوم سالک کے لئے مشہود ہو جاتے ہیں۔ جو سالک بھی صحیح طور پر سیر و سلوک الی اللہ کی راہ اختیار کرے گا۔ اس پر یہ حالات کسی نہ کسی شکل میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مگر جو حقیقت یہاں ہمیشہ کے لئے ایک اٹل اصول کی حیثیت سے سامنے رکھنے کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ شہود و مقام بالکل اتباعی حیثیت رکھتا ہے۔ بالکل انفرادی قدر و قیمت رکھتا ہے۔ بالکل اس کے اور اس کے خدا کے درمیان شخصی معاملہ ہے۔ اس کا مفہوم زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ اتباع دین میں شہادت و تصدیق کے مقام پر آ گیا ہے۔ اس کے لئے حقائق دین تقلیدی و استدلالی نہیں رہے۔ بلکہ مشہود و محسوس حقائق ہو گئے ہیں۔ جس سے روگردانی کا اب اس کے لئے کوئی امکان نہیں رہا۔ اس لئے کہ اپنے مشاہدے کا انکار مشکل ترین امر ہے۔ یہ حقائق دین کی شہادت و تصدیق کا مقام ہے۔ لیکن صدر کی اٹل حقیقت کے ساتھ اس سلسلے کی دوسری اٹل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ یہ سارا سلسلہ صرف ایک پہلے سے معین دین کے اتباع کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا جس شخص کو یہ دولت حاصل ہو جائے اس کے لئے چاہے وہ کس درجہ قیمتی ہو۔ وہ ہرگز دوسرے کے لئے حجت نہیں۔ نہ دوسروں کو اس کی تصدیق کی دعوتِ عام دینا جائز ہے۔ بلکہ اظہار کے بجائے اس کا اخفا بعض صورتوں میں واجب ہے۔ اس لئے کہ اس شہود و تحقیق سے دین کے کسی جزوی یا کلی معاملے میں تغیر کرنا یکسر ناجائز ہے۔ وہ خود صاحب مشاہدہ کے لئے حجت صرف اس صورت میں حجت کہ جب وہ دین سے کسی جزوی و کلی انحراف کا موجب نہ ہو صرف اس کی مصدق ہو یا مسبی۔ لیکن اس کی طرف کسی دوسرے کو دعوت دینا اور اس کی تصدیق چاہنا مطلق جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس سے دینی اسوۂ حسنہ کے کسی جزوی یا کلی حصہ کا تعین تنسیخ یا تغیر جائز نہیں۔ اور چونکہ نجات انسانی اصل ہونے کے اتباع ہی سے متعلق ہے۔ لہٰذا عام معاشرے کے لئے ایسی انفرادی کشفیات و الہامات کا ہونا نہ ہونا یکساں ہیں۔" (صدق جدید یکم مئی ۱۹۵۹ء)

جو کچھ صوفیا اور اہلِ سلوک نے کہا ہے۔ ہمیں یہاں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا لیکن اس سے جو نتیجہ صوفی نذیر احمد صاحب نے نکالا ہے خواہ وہ تقلیدی ہے یا آپ کی جدت ہے۔ ہم اس سے بڑی حد تک متفق نہیں ہو سکتے۔ ہماری دانست میں نبوت میں خواہ وہ براہ راست ہو یا اتباعی اصلاح و ارشاد شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء جس طرح مامور من اللہ ہو کر موسوی شریعت کے مطابق حکم لگاتے تھے اسی طرح میری امت کے مامور علماء بھی شریعت محمدیہ کے مطابق حکم لگائیں گے۔ صوفی صاحب یہ تو مانتے ہیں کہ امت محمدیہ کے علماء اصلاح و ارشاد کا کام کر سکتے ہیں۔ جس بات سے وہ خوفزدہ ہیں وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں سے کوئی شخص مامور من اللہ ہو کر اصلاح و ارشاد کا کام کرے۔

ہم نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں دنیوی سلسلہ میں گورنر جنرل اور اس کے مقرر کردہ گورنر کی مثال دی تھی۔ جب ایک دنیوی گورنر اپنے مقرر کرنے والے کے احکام نافذ کر سکتا ہے تو روحانی سلسلہ میں ایک اتباعی نبی دوسرے لفظوں میں امتی نبی کیوں ایسا نہیں کر سکتا۔ سوال یہ ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص مامور نہیں کر سکتا کہ جب کلام اللہ اور متعین اسوہ حسنہ کی موجودگی میں بھی دنیا ظهر الفساد فی البر والبحر کا نمونہ بن جائے۔ تو ایسا مامور کلام اللہ اور متعین اسوۂ حسنہ کو از سرِ نو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اگر ایک دنیوی گورنر کی صورت میں جو اپنے گورنر جنرل کے احکام نافذ کرنے کے لئے مقرر ہو سکتا ہے۔ اور اس کی شخصیت کی وجہ سے کوئی ہرج واقعہ نہیں ہوتا۔ تو روحانی سلسلہ میں ایسا کیوں ہو سکتا ہے۔ اور یہ کیوں ضروری ہے کہ ایک اتباعی یا امتی نبی کی شخصیت اپنے اصل اور عوام کے درمیان حجاب برزخ بن جائے۔

اگر صوفی نذیر احمد صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری حدیث مبارکہ من النبوۃ الا المبشرات پر بھی غور کر لیتے تو ان کو ظلی اور غیر تشریعی نبی کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔ اس حدیث کی روشنی میں ظلی اور غیر تشریعی نبوت کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آوردہ شریعت کے مقابلہ میں کوئی نئی شریعت پیش کرے۔ اور نہ ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعین اسوۂ حسنہ کے خلاف کوئی اسوہ حسنہ پیش کرے۔ البتہ ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو تبشیر و تنذیر کے ذریعہ دنیا کو کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کی طرف دعوت دے اور دنیا میں از سرِ نو قرآن و سنت رسول اللہ کو ترویج دینے کے لئے تبلیغ و ارشاد کا کام کرے۔ اور دنیا کو اس تباہی سے بچالے جو صراط مستقیم کو چھوڑ کر وہ اپنے اوپر وارد کرنے والی ہے۔

صوفیا اور اہلِ سلوک نے نبوت کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ صوفی نذیر احمد صاحب بھی اس کو ٹھیک طرح نہیں سمجھے۔ اگر آپ غور کرتے تو انہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ ولایت موسوی ولایت ابراہیمی اور ولایت محمدی کی جو تقسیم کی گئی ہے۔ وہ بلا وجہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس ولی کو جس نبی کی ولایت ملتی ہے وہ اس نبی کے خصائص سے فیض یاب کیا جاتا ہے۔ اور اشاعت دین میں وہی صفات اجاگر کرتا ہے۔ جو اس نبی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اگرچہ بلحاظ نبوت کے انبیاء علیہم السلام میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن فضلنا بعضھم علی بعض سے ثابت ہے کہ ہر نبی اپنے زمانہ کے لحاظ سے نبوت کی مختلف صفات سے متصف ہوتا ہے۔ اور اس لحاظ سے ان میں فرق کرنا جائز ہے۔

پھر مقام نبوت کے متعلق جو کچھ صوفی نذیر احمد صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ اتباعی نبوت میں انفرادی شہادت و تصدیق کا مقام ہے۔ اور دوسروں کے لئے حجت نہیں۔ یہ نبوت کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ نبوت ایک وہبی چیز ہے اکتسابی نہیں۔ اور یہ انفعالی نہیں بلکہ فعالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر نبوت میں ماموریت من اللہ اور اصلاح و ارشاد کا تصور نہ ہوتا تو حقیقی صوفیا اور مجددین اس لفظ کا کبھی استعمال نہ کرتے۔ اگر یہ مخفی رکھنے والا اور ذاتی فیض ہوتا۔ اور اس کے تبشیری اور تنذیری واردات دوسروں کے لئے حجت نہ ہوتے۔ تو اس کے استعمال کی ضرورت ہی کیا تھی؟ یہ تو نبوت کا معاملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب امت محمدیہ کو ارشاد و اصلاح اور تبلیغ کے لئے حکم ہے۔ تو اس کو تیرات

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

کیوں کہا جاتا۔ جب ہر مسلمان خواہ کسی درجہ میں ہو تبلیغ و اشاعت دین کے لئے مجبور ہے۔ تو وہ لوگ جن پر نبوت کے واردات نازل ہوتے ہیں۔ وہ تو بوجہ اولیٰ اس پر مامور ہیں کہ اپنے واردات کو تبلیغ و اشاعت دین کی غرض سے شائع کریں۔ تاکہ ان کے ذریعہ وجود باری تعالیٰ ثابت ہو۔ اور اس سے تعلق پیدا کرنے کے ذرائع معلوم ہوں۔ اور ان کی تقلید سے دوسرے بھی اس نعمت سے سرفراز ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فاما بنعمۃ ربک فحدث

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی رحمت نہیں ہے۔ جو ایک شخص تک محدود ہو کر رہ جائے۔ اسلام محض عقیدوں اور ذاتی فیضیابیوں تک محدود نہیں ہو کر رہ جاتا۔ بلکہ یہ کافۃ للناس کے لئے ایک رحمت ہے۔ اور چراغ سے چراغ روشن ہوتا چلا جاتا ہے۔

آج نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کی بیماری ہی یہ ہے کہ تعلق باللہ کی قطعی طور پر منکر ہو چکی ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں کسی ایسے شخص کو مبعوث کرتا جو تعلق باللہ کے ذرائع کو واضح کرتا اور قرآن و سنت کی روشنی کو تبشیر و تنذیر سے از سرِ نو دنیا میں پھیلاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ تمام تحریکیں جو محض اپنی عقل کے بل پر اور اپنی تجاویز و تدابیر کی بناء پر تجدید و احیاء دین کا کام کرنا چاہتی ہیں۔ سیاست وغیرہ کی ڈنڈیوں میں گم ہو جاتی ہیں۔ اور حقیقی صراط مستقیم سے دور جا پڑتی ہیں۔ کیونکہ ان کے خواص

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

سواحیلی زبان میں اخبار کی وسیع اشاعت۔ اہم اور قیمتی مضامین کی اشاعت۔ لٹریچر کی تقسیم،

نومسلم اصحاب کی تعلیم و تربیت

سہ ماہی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۵۹ء

(از مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ سلسلہ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

سواحیلی مضامین

ہمارا سواحیلی اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں بروقت شائع ہوتا رہا۔ اس سال افریقن احباب تک مالی تحریک کو زیادہ زور کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ فروری کے پرچے میں وکیل المال صاحب کے ایک خط کا ترجمہ شائع کیا جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے مختلف خطبات کے اقتباسات پر مشتمل تھا اس خط کے ہمراہ تین کالم کا ایک ایڈیٹوریل لکھا جس میں تحریک جدید کا پس منظر تھا۔ ضرورت اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام تعمیر مساجد اور اشاعت لٹریچر کے کام کی تفصیل بیان کی۔

اس پرچے کو پڑھ کر ٹانگانیکا کے ایک سُنی افریقن دوست نے جو مٹوارا میں عموماً بائی نظم و نسق کے محکمہ میں ملازم ہیں دس شلنگ بھجوائے اور لکھا کہ میں بھی اس مالی جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس اشاعتِ اسلام کے کام کی تعریف کی اور لکھا کہ عیسائی پادری جو پہلے اسلام پر زوردار حملے کر رہے تھے اب تمہارے مشن کی طرف سے شائع شدہ جوابات کی وجہ سے ساکت و لاجواب ہو چکے ہیں۔ خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ وقتاً فوقتاً حسب توفیق اس کار خیر کے لئے کچھ نہ کچھ بھجواتے رہیں۔ یہ ہمارے اخبار کے مستقل خریدار ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ۱۳ر فروری کا ارشاد فرمودہ خطبہ وعدہ ہائے تحریک جدید جلد بھجوانے کے متعلق ترجمہ کر کے شائع کیا۔ ایک خطبہ جس میں حضور نے احمدی مستورات کو نماز جمعہ میں شمولیت کا ارشاد فرمایا ہے کا ترجمہ کر کے احباب تک پہنچایا گیا۔ الفضل سے دو مضامین کا سواحیلی میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ ایک مضمون تجارت کے متعلق احکام قرآنی پر مشتمل تھا اور دوسرے میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ یہ ہر دو مضامین استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے تحریر فرمودہ تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے کوائف الفضل سے ترجمہ کئے گئے جو چار کالموں سے زائد تھے۔ مشرقی افریقہ میں گزشتہ سال دسمبر میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس کی رپورٹ بھی شائع کی۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ اور دوسرے مشنوں کی اہم خبروں اور بعض مقامی خبروں کو بھی اخبار میں درج کیا جاتا رہا۔ مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی کی خبروں سے یہاں کے افریقن خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔

افریقن مسلمانوں کی ایک میٹنگ میں خاکسار شامل ہوا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے متعدد اصحاب نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ مسلمانوں میں اخوت، محبت، ہمدردی، اتحاد اور نظم کا فقدان ہے۔ خود غرضی اور مطلب براری کے لئے ہر شخص سرگرداں ہے۔ خاکسار نے اس پر ادارتی نوٹ لکھا جس میں ان بھائیوں کو جماعت احمدیہ کی تنظیم، اخوت، باہمی اتحاد اور صحیح اسلامی طرز عمل سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس جماعت میں شامل ہو کر اسلامی نمونہ اختیار کرنے اور اس ملک میں اسلام کی خدمت کرنے کی تحریک کی۔ ایک اور ایڈیٹوریل میں جو اپریل کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ افریقن مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ نسلی امتیاز اور امیر غریب کے فرق کو ہوا دے کر مسلمانوں میں تعصب اور دشمنی کے جذبات پیدا نہ کریں۔ چونکہ ایشین مسلمان عموماً مالدار اور افریقن مسلمان عموماً غریب ہیں۔ اس لئے افریقن مسلمانوں کے ایک طبقے میں ایشین مسلمانوں کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔

سواحیلی اخبار میں ایک صفحہ نظموں کے لئے وقف ہوتا ہے۔ احمدی و غیر احمدی افریقن دوست عمدہ اشعار دینی اور سماجی معاملات کے متعلق بھجواتے رہتے ہیں جو بڑے شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ برادرم مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب باقاعدگی سے ہر ماہ مضامین بھجواتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں عیسائیت کے بارے میں ان کے بلند پایہ مضامین شائع ہوتے رہے۔ جو حضور کی سورہ مریم کی تازہ تفسیر کی روشنی میں لکھے گئے ہیں دو غیر احمدی دوستوں نے بھی مضامین بھجوائے ان میں سے ایک نے لکھا کہ گزشتہ کئی سالوں کے تجربہ سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں میں صرف احمدی جماعت ایسی ہے جس نے بلا تفریق فرقہ و رنگ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے کام کیا ہے۔ پھر ان میں دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور لوگ بھی موجود ہیں جن کے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مضامین لکھنے اور ترجمہ کرنے کے علاوہ پروفوں کی تصحیح، طباعت کی نگرانی، پرچوں کی ترسیل اور حساب و کتاب کی تفصیل دکانداروں اور ایجنٹوں کو بھجوانے کا کام بھی خاکسار کے سپرد ہے۔

انگریزی اخبار

پندرہ روزہ اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کی ادارت کے فرائض مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ادا کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں وہ ایک ماہ کے دورہ پر یوگنڈا تشریف لے گئے۔ ان کی غیر حاضری میں خاکسار نے دو پرچے شائع کرائے اور ان کی ترسیل وغیرہ کا انتظام کیا۔ اس اثناء میں ایک مضمون جنوبی افریقہ کے مقبول عام رسالہ "ڈرم" میں شائع ہوا جس میں یہ ذکر تھا کہ مشرقی افریقہ میں اسلام بھی ترقی کر رہا ہے لیکن عیسائیت کی ترقی بھی زوروں پر ہے۔ خاکسار نے اس کے جواب میں یہ بتایا کہ اس ملک میں عیسائیت زوال پذیر ہے اور اسلام ترقی کر رہا ہے اور عنقریب اسلام کو عیسائیت کے مقابل پر فتح مبین حاصل ہونے والی ہے۔

پاکستان کی زرعی سکیم کے متعلق ایک مفصل رپورٹ مرتب کر کے اس اخبار میں شائع کی۔ روزوں کی حقیقت و حکمت جلسہ سالانہ ربوہ کی رپورٹ اور بعض دوسری خبریں و مضامین شائع کئے گئے۔ مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ نیروبی نے اس کام میں خاص امداد کی جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اشاعتِ کتب

سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے بعد ہماری سواحیلی کتب کی مانگ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس ترجمہ کے علاوہ ہمارے مشن کے پاس دس سواحیلی کتب برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ روزہ کی کتاب ہمارے مشن کے پہلے دو قسط ہو کر شائع ہوئی تھی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کتاب کا بقیہ حصہ نیروبی میں طبع ہوا۔ ایک کتاب "حدیث اربعین" طبع ہوئی۔ ان کے علاوہ "تحفہ میلاد" اور "اسباق الاسلام" بھی طبع ہو رہی ہیں۔ ان تمام کتب کے پروفوں کی پہلی اور دوسری بار خاکسار نے تصحیح کی دو اور کتب بھی طباعت کے لئے پریس میں دی ہوئی ہیں۔ ان کے پروف ابھی تک نہیں ملے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اخبارات و کتب کی ادارت و اشاعت کا یہ کام ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

قیدیوں میں تقسیم لٹریچر

احباب کو معلوم ہے کہ نیروبی اور اس کے مضافات میں سات آٹھ سال سے ماؤ ماؤ کی تحریک چل رہی ہے۔ جس کا کلی استیصال ابھی تک نہیں ہوا۔ اس تحریک سے جہاں مالی اور جانی نقصان ہوا ہے۔ وہاں اس کا ایک یہ فائدہ بھی ہوا ہے۔ اس تحریک کے نتیجے میں ککویو قبیلہ کے لوگوں میں بالخصوص اور دوسرے قبائل میں بالعموم عیسائیت سے نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ماؤ ماؤ کے متعدد قیدیوں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے۔ کہ وہ عیسائیت سے بیزار ہیں اور اسلام کا مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ان خطوط کے جواب میں تیرہ عدد ترجمۃ القرآن سواحیلی اور اس سے چار گنا کتب اور اخبارات ان قیدیوں کو مفت بھجوائے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مصلح موعود کے زمانے میں ان اسیروں کو روحانی و جسمانی رستگاری حاصل ہو اور یہ مصیبت زدہ لوگ اسلام کے نور سے منور ہو کر آزادی و سکھ کا سانس لیں۔ اور اسلام ان کے ذریعہ عزت و عظمت حاصل کرے۔ اللّٰھم آمین

تعلیم و تربیت

پردہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے کچھ نسخے بذریعہ ڈاک مختلف احباب کو بھجوائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ کی تقریر "ذکر حبیب" دوروز نماز مغرب کے بعد احباب کو سنائی۔ مستورات میں رمضان المبارک کی برکات کے متعلق تقریر کی مختلف دنوں میں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد احباب کو ایک ایک حدیث سنائی جاتی رہی۔ رمضان المبارک کے ایام میں احباب کو دس پاروں کا ترجمہ سنایا عورتوں اور مردوں میں قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔

متفرق

چھ افریقن مسلمانوں سے مل کر ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔ مسلمانوں کی موجودہ مشکلات اور ان کے حل کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ ایک عیسائی افریقن جو شیل کمپنی میں کلرک ہیں۔ یہاں آئے۔ اسلام کے متعلق ان کے سوالات کے جوابات دئے اور دو انگریزی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ ایک ایشین مسلمان سے دو تین مرتبہ مل کر مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ لٹریچر کے سلسلہ میں نو خطوط کا جواب دیا۔ ۵۳ ترجمۃ القرآن خریداروں کو بھجوائے۔ سواحیلی کتب کے بھی متعدد پیکٹ خریداروں کو بھجوائے گئے۔ لنڈن مشن کو ترجمۃ القرآن سواحیلی اور دوسری سواحیلی کتب کا ایک سیٹ بھجوایا گیا۔ مقامی "اخبار احمدیہ" بزبان اردو کے دس سٹینسل سائیکلوسٹائل کر کے احباب اور جماعتوں کو بھجوائے گئے۔

ایک افریقن بچے کے جنازہ میں بہت سے ایشین احمدی شریک ہوئے۔ اور بچے کے والد کی مالی امداد بھی کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر عام افریقنوں پر پڑا اور اسلام کی بین الاقوامی اخوت و ہمدردی کی عملی مثال پیش کی گئی۔

بالآخر تمام قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کی بسرعت ترقی اور غلبہ کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ جو مبلغین اس ملک میں حقیقی اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور انہیں اپنے حضور نوازتے ہوئے اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور انہیں اسلام کے غلبہ کی جھلک دکھا دے۔ اللھم آمین

اعانت الفضل

(۱) جناب ضیاء اللہ صاحب پنشنر گجرات نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ یہ رقم انہوں نے اپنے لڑکے عزیز مجید اللہ صاحب مکینیکل انجینئر جو کہ امریکہ میں بغرض ٹریننگ عرصہ چھ ماہ کے لئے گئے ہیں کی صحت یابی کی خوشی میں ارسال کئے ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی مزید کامیابی و کامرانی اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرم عبد الرحیم صاحب ساقی تخت ہزارہ نے مبلغ دو روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ۔ یہ اعانت انہوں نے لڑکے کی پیدائش کی خوشی میں کی ہے احباب جماعت ان کے بچے کی صحت و عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل منٹگمری نے مبلغ دو روپے اپنے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب اعجاز قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کے ہاں پہلے لڑکے کی پیدائش کی خوشی میں ارسال کئے ہیں۔ احباب نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(مینجر الفضل)

پتہ مطلوب ہے

(۱) چوہدری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار P.W.D جو پہلے گمبٹ میں تھے اب کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔

(۲) چوہدری نور احمد صاحب سابق ساکن موضع شکار ماچھیاں جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا امسال خدا کے فضل سے نصرت گرلز ہائی سکول کی طرف سے پچپن لڑکیوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(امۃ الحفیظ شاکر ربوہ)

جامعہ احمدیہ اور احباب جماعت کا فرض

(از محترم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھتے وقت اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جماعت کے اندر علماء کا وجود کم ہو رہا ہے۔ اس لئے سلسلہ کی دینی تعلیم اور روحانی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسے علماء کا وجود جماعت میں قائم رہے جن سے نہ صرف جماعت کی اندرونی تربیت کا کام لیا جا سکے بلکہ بیرونی تعلیم و تربیت اور تبلیغ بھی ان کے ذریعہ سے ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں جماعت میں ایسے علماء پیدا ہوتے رہنے چاہئیں جو مبیع علوم ہی نہ ہوں بلکہ قیادت کی صلاحیتوں سے بھی بہرہ ور ہوں تا کہ دینی تعلیم اور روحانی تربیت کا فریضہ کما حقہٗ ادا کر سکیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کے صاحب ثروت طبقہ میں سے ایسے نوجوان آگے آئیں کہ جو اپنی مرضی اور خواہش سے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کریں اور اپنے تعلیمی اخراجات بھی وہ خود یا ان کے ذی ثروت سرپرست برداشت کریں۔ یہ صحیح ہے کہ طبقہ غرباء میں بھی اللہ تعالےٰ ایسے وجود پیدا کرتا آیا ہے جنہوں نے علمی میدان میں بڑے بڑے کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں لیکن خلوص نیت اور دینی تڑپ کی بنیادی شرط کے ساتھ امر واقعی کی رو سے یہ لوگ زیادہ کامیابی کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں جو خود اعتمادی اور خود داری ایسے اوصاف قیادت کی دیگر صلاحیتوں سے فطری طور پر بہرہ ور ہوں . . . . اور خود اپنے ذاتی وسائل کی بناء پر اپنی خداداد صلاحیتوں کو مزید ترقی دے کر اپنے آپ کو اور زیادہ نافع وجود بنا سکتے ہوں۔ اس میں شک نہیں غرباء میں بھی خلوص نیت کی کمی نہیں ہوتی اور ان کے جذبۂ قربانی کے طفیل بڑے بڑے عالم پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہاں مقابلہ کمیت اور کیفیت کا ہے۔ صاحب حیثیت اور ذی ثروت نوجوان بھی دینی جذبے کے تحت آگے آئیں اور خود اپنے خرچ پر علم دین کی تحصیل کریں اور پھر قیادت کی فطری صلاحیتوں کی مدد سے تبلیغ و تربیت کے کام کو سرانجام دیں تو اس سے اور بھی زیادہ بہتر انشاء اللہ نتائج رونما ہو سکتے ہیں

لہٰذا احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں اور ان کے تمام اخراجات وہ خود کفیل ہوں تا وہ غرض جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ جاری کیا تھا پوری ہوتی رہے۔

کچھ عرصہ سے جماعت کے اندر اس رجحان کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ایسے کھاتے پیتے لوگ مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے شاذ ہی بھجوا رہے ہیں جو اس امر کی علامت ہے کہ سلسلہ کی ضروریات کا صحیح احساس کم ہوتا جا رہا ہے

عیسائیت اور عیسائی ملکوں میں آج تک سینکڑوں سالوں سے ایک روایت چلی آ رہی ہے کہ ہر خاندان کے لئے ایک بچہ دین کے لئے وقف ہوتا ہے جس کے اخراجات وہ خاندان ہی برداشت کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اپنے غلط اعتقادات کے عیسائیت کے اندر مذہبی جوش اور ولولہ قائم رہا ہے اور وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے کروڑ در کروڑ روپیہ ہر سال صرف کرتے آ رہے ہیں

اسلام اور احمدیت تو عیسائیت کے غلط اعتقاد کی تردید کے لئے قائم ہوئے ہیں اس لئے اب جبکہ عام مسلمانوں میں روحانیت قریباً قریباً مفقود ہو چکی ہے احباب جماعت کا فرض اور بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اس طرف توجہ کریں ان کے لئے کسی اور نمونہ کے دیکھنے کی ضرورت نہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا دستور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا اپنی تمام اولاد کو اس دینی مدرسہ میں داخل کرنا ظاہر کر رہا ہے کہ سلسلہ کو اس قسم کے روحانیت سے بھرے ہوئے نوجوان علماء کی کس قدر ضرورت ہے۔

باقی اگر عیسائیت میں جنہوں نے زندگیاں وقف کی ہیں ان کو اللہ تعالےٰ نے دنیوی منافع سے محروم نہیں رکھا تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ سچے سلسلہ کے علماء کو روحانی علوم اور دنیاوی مفاد سے محروم رکھے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احباب کے دلوں میں اپنے الہام کے ذریعہ سے نفخ روح کرے کہ وہ اس اہمیت کو سمجھیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

قبول احمدیت

از مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا

میری بیعت پہلے مکرم پیر منور الدین صاحب ساکن چک منگلا ضلع سرگودہا سے تھی۔ میں نے درسی کتب منطق تا حمد اللہ قاضی مبارک فلسفہ تا عبدد امعانی تا مطول اصول تا توضیح تلویح صرف تا شافیہ نحو تا الفیہ۔ شرح جامی عصام کا اکثر حصہ پیر صاحب موصوف سے اور کچھ حصہ دیگر اساتذہ سے پڑھا۔ اور کتب تصوف مثلاً مکتوبات امام ربانی و دیگر رسائل نقشبندیہ بہ مثنوی مولانا روم سبقاً پیر صاحب سے لفظاً بلفظاً پڑھیں۔ اور سلوک نقشبندیہ کا کچھ حصہ بھی ان سے سیکھا۔ پیر صاحب موصوف کے ذریعہ سے ہی مجھے احمدیت سے انس ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے کافی لٹریچر پیر صاحب کو بہم پہنچایا تھا۔ اس عاجز نے اپنی زندگی چونکہ پیر صاحب کی خدمت میں وقف کر رکھی تھی۔ لہذا ان کے کتب خانہ کا میں انچارج ہوتا۔ مجھے بھی مولوی محمد علی صاحب کی مرسلہ کتب دیکھنے کا موقعہ ملتا۔ جن میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات تھیں اس مطالعہ کا نتیجہ یہ تھا کہ مجھے اور مجھ سے پہلے پیر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت ہو گئی۔ وفات مسیح کے ہم قائل ہو گئے۔ لیکن آپ کو ہمارے نزدیک ایک مجدد کا مقام حاصل تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم کو ان کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ نہ ملا تھا۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صریحاً اپنے آپ کو امتی نبی لکھا ہو۔ دوسرا النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب کا مطالعہ ہم کثرت سے کرتے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا حقیقی ترجمان سمجھتے۔ اور اس وقت تک جہاں تک میں اپنے متعلق جانتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئی کتاب میں نے نہ دیکھی تھی۔ لیکن اتنا مجھے یاد ہے کہ ان دنوں النبوۃ فی الاسلام کے مطالعہ نے مجھ پر یہ اثر کیا۔ کہ جماعت قادیان نبوت کے مسئلہ میں غلو کرتی ہے۔ آخر ربوہ مرکز احمدیت جب ہمارے علاقہ کے نزدیک آ گیا۔ تو سلسلہ کے لٹریچر کا مکمل طور پر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم پڑھی۔ حقیقۃ الوحی پڑھی۔ پردے کھل گئے نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اور اصل بات یہ تھی کہ لاہوری ۱۹۰۱ء کے بعد کی مؤلفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کو دکھاتے بھی نہ تھے۔ ان دنوں میں نے فیصلہ کر لیا یا مرزا صاحب کا دعوےٰ بالکل جھوٹا ہے یا اگر سچا ہے تو وہ نبی بھی ہیں۔ کیونکہ وہ بار بار لکھتے ہیں۔ کہ میں نبی ہوں یہ ۱۹۴۲ء کے حالات ہیں۔

اس کے بعد میں نے پیر صاحب موصوف سے تبادلہ خیالات کیا کہ آپ جب حضرت مرزا صاحب کو سچا جانتے ہیں تو ہمیں موجودہ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیئے۔ پیر صاحب مجھے فرماتے کہ تم لوگوں پر میری اطاعت ضروری ہے۔ اور مجھے چھوڑ کر اگر چلے گئے۔ تو خدا تعالیٰ تم پر ناراض ہو گا۔ میں نے ان دنوں دعا کی اور اکثر یہ دعا کرتا اے میرے خدا اگر اس جماعت میں شمولیت ضروری ہے تو ہمیں توفیق فرما۔ اور اگر پیر صاحب کی بیعت ہی کافی ہے۔ تو ہمیں ان کے ساتھ رکھیو۔ چنانچہ ان ایام میں میں نے خواب میں دیکھا۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔ کھجور کے دو درخت ہیں کہتے ہیں ایک پیر صاحب کا ہے۔ اور دوسرا عزیز الرحمٰن کا۔ دونوں کی جڑوں میں دو سانپ ہیں۔ لیکن میں نے اپنی کھجور والے سانپ کو مار ڈالا۔ لیکن پیر صاحب کی کھجور والا سانپ زندہ ہے۔ میں نے یہی تعبیر سمجھی۔ شاید میرا احمدی ہونا مقدر ہے۔ اور پیر صاحب رہ جائینگے۔ وقت گذرتا گیا۔ پیر صاحب اور میرے درمیان بُعد سا ہوتا گیا۔ لیکن پیر سے جدا ہونا ہمارے سامنے مشکل مسئلہ تھا۔

سفر حجاز

اسی کشمکش میں ۱۹۵۱ء میں میں نے حج کا ارادہ کیا۔ اور خدا جانتا ہے کہ اس سفر سے میری غرض یہ تھی کہ مقامات مقدسہ پر دعا کروں گا۔ اسی معاملہ کے متعلق بیس دن مجھے کراچی رہنا پڑا میں جمعہ احمدیہ ہال میں جا کر پڑھتا۔ اور رات دن سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ دعوۃ الامیر اور ذکر الٰہی میں نے وہاں ہی کسی احمدی سے خریدیں۔ اور سفر حج پر ساتھ لے گیا۔ اور مرقاۃ الیقین میں ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا۔ الغرض بیت اللہ شریف۔ مدینہ منورہ منیٰ۔ عرفات تمام مقامات پر میری اہم دعا یہ تھی جو ان الفاظ میں میں کرتا تھا۔ یہ دعا مجھے اس طرح ازبر ہو گئی تھی۔ کہ اب بھی کسی وقت اگر دعائے استخارہ پڑھنے لگوں۔ تو وہی الفاظ زبان پر آ جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

اللّٰهم ان کان الدخول فی
الجماعۃ الاحمدیۃ
خیراً لی فی دینی ومعاشی
وعاقبۃ امری فیسرلی۔
وان کان ھذا الامر شراً لی
فاصرفہ عنی۔

یعنی اے میرے خدا اگر جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہونا دنیا و آخرت میں تیری رضا کا موجب ہے تو مجھے اس جماعت میں شامل فرما۔ چنانچہ اس سفر سے واپس آ کر ایک موقعہ پر میں نے یہ چند اشعار کہے تھے ؎

عرصہ عرفات میں ہے جبل رحمت خوامخواہ
تھا پکارا میں نے تجھ کو با دو چشم اشکبار
یاد کر وہ وقت جب میں در پہ تیرے جا کھڑا
دے مجھے رشد و ہدایت تھا زباں پر بار بار
گر نہیں ہے میرزائے قادیاں تیرا مسیح
پھیر لے دل کو مرے ہاتھوں میں تیرے اقتدار
گر بنا فیضان احمد سے غلام احمد مسیح
قوم کو میری ہدایت دے نہ ہوں اہل نار

واپس آ کر دو سال متواتر مکرم پیر صاحب سے بحث و مکالمہ ہوتا رہا۔ اور اس عرصہ میں مجھے کئی خوابیں بھی آئیں۔ جن کو میں نوٹ کر لیتا۔ اور میری عقیدت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے یوماً فیوماً بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ ایک دن محبت و شوق میں ایک عربی نظم لکھ کر میں نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے ذریعہ الفضل میں بھجوائی۔ لیکن ابھی میں بیعت نہ ہوا تھا۔ اس کے دو شعر یہ ہیں

فدت نفسی لسید قادیان
فرید الدھر منتخب الزمان
ھو المحمود سید نا بشیر
بشارات المسیح وعیسیٰ ثان

عجیب یہ ہے کہ میں نے خفیہ طور پر اس نظم کو لکھا تا کہ پیر صاحب کو پتہ نہ لگ جائے۔ اور اخبار میں چھپوایا۔ اور اپنا نام ظاہر نہ کیا۔ بات یہ ہے کہ عشق ایسا ہی کرتا ہے کہ آدمی مجنوں سا ہو جاتا ہے۔

ہاں ان دنوں میں نے مسئلہ مصلح موعود اور مسئلہ خلافت کی بھی خوب سٹڈی کی۔ اور میں نے دونوں جماعتوں کا لٹریچر ان دونوں مسئلوں پر پڑھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر حق واضح کر دیا۔ کہ خلافت برحق اور مصلح موعود میرا پیارا محمود ہے۔ آخر میں نے حتمی فیصلہ کر لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے اندر قوت بھر دی۔ کہ پیر صاحب ناراض ہوں۔ اب خدا تعالیٰ نے مجھ پر عقلی۔ علمی روحانی طور پر حجت پوری کر دی ہے۔ شاید اب اگر مداہنت سے کام لوں۔ تو سلب ایمان کا معاملہ نہ ہو جائے پس ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ پر یہ خاکسار حضور کی دستی بیعت سے مشرف ہوا لیکن افسوس ہمارے پیر صاحب موصوف میری بیعت کرنے کے بعد معاً پیچھے ہٹ گئے اور سلسلہ حقہ سے زیادہ بغض رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن آپ کے مرید سوائے چند ایک کے اس خاکسار کے ذریعہ سعادت الٰہیہ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہو گئے فالحمد للہ۔

(خالد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم عبد المجید صاحب بھٹی بی۔ ایس۔ سی ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان پر اچانک Heat Stroke کا حملہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ درویشان اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے۔

شیخ لطیف احمد ۳۔ سٹاف ہوسٹل انجینئرنگ کالج مغلپورہ لاہور

(۲) مسٹر ابو المظفر حنیف وائس پرنسپل صادق پبلک سکول بہاولپور تقریباً ایک ماہ سے پیٹ کی درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(میر عبد العزیز بہاولپور صادق پبلک سکول)

(۳) جماعت احمدیہ گڑ مولا درکاں ضلع گوجرانوالہ بعض شدید مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ان مشکلات سے نجات دیکر ترقی کے سامان پیدا فرما دے۔

(خاکسار مقبول حسین جامعہ احمدیہ)

(۴) میرے والد محترم محمد اسماعیل صاحب فوق اسٹیشن ماسٹر نارووال ضلع سیالکوٹ عرصہ ۵ ماہ سے دل کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ دو ہفتہ سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام ان کی صحت یابی اور درازی عمر کی دعا فرمائیں۔

(منور احمد جاوید سپروائزر ٹرینی بی ۱۰ پی او الیف واہ کینٹ)

(۵) میرے بھائی عزیزی بشارت احمد کے مثانے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فیض محمد خان آف ٹوپی ضلع مردان)

(۶) بندہ کو ایک حادثہ میں جسم پر چوٹیں آ گئی ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ حکیم نذیر احمد محلہ دار النصر ربوہ

(۷) میرا لڑکا کئی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کامل صحتیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (دانا محمد دین گول بازار ربوہ)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال احسان سے اپنی مخلوق کو اپنا راستہ دکھانے کے لئے کامل ہادی اور کامل رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کہا کہ اے میرے طالب اور میری رضا اور معرفت کے خواہشمند اگر تو مجھ کو پانا چاہتا ہے تو مجھ تک پہنچنے کے لئے میرے اس کامل رسولؐ کی سیرت کو پڑھ۔ ان کے رات اور دن کے کاموں پہ نگاہ ڈال۔ اس پر چل کر تو مجھ کو پالے گا۔ گویا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر طالب حق کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپؐ اپنی تمام زندگی میں نہ صرف تبلیغ کے کام کو کما حقہٗ سرانجام دیتے رہے بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر رنگ میں اپنی تمام خداداد طاقتیں صرف فرماتے رہے۔ اگر کوئی روپیہ آتا تو اس کا اوّلین مصرف خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ہوتا تھا۔ آپ کے اس نمونہ کو دیکھ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے۔ بعض صحابہ سارا مال۔ بعض تمام جائیداد کا نصف حصہ اور بعض تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا کرتے تھے۔ الغرض انہوں نے خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے پانی کی طرح اپنے اموال بہا دیئے۔ اور بڑے شوق اور محبت سے آخر تک ایسا ہی کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ ہماری حقیقی مسرت اور خوشحالی اسی میں ہے۔ میرے دوستو آج مدت کے بعد پھر دوبارہ خدا تعالیٰ نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے چن لیا ہے اور یہ ایسا اعلیٰ وقت ہے جس کی خواہش میں ہم سے پہلے لاکھوں اس انتظار میں حسرت کرتے ہوئے فوت ہو گئے مگر ان کو یہ زمانہ نہ مل سکا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

یار و مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں گذر گئے

پس آؤ کہ سب اس مبارک وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی توحید کو زندہ اس روئے زمین پر قائم کرنے اور اس کے دین کو اکناف عالم میں روشن کرنے کے لئے اپنے اموال خرچ کریں اور حضور فرماتے ہیں ؎

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

پس اس زمانۂ بہار سے جس قدر ممکن ہو سکے ہمیں فائدہ اٹھانے کی سعی کرنی چاہئے اور اس کا ایک طریق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے لے کر اب تک جاری کردہ تمام چندہ جات میں ہر احمدی اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ لے۔ اس میں ہماری سعادت ہے۔ اور یہی ہمارے لئے موجب فخر امر ہے۔ پس یہ وقت پھر میسر نہ آسکے گا۔ بڑے بڑے مالدار سلسلہ میں آئیں گے۔ اس وقت ان کا لاکھوں روپیہ خرچ کرنا اس بابرکت اور قابل رشک وقت کے ایک روپیہ خرچ کرنے کے برابر نہ ہو گا۔

یاد رکھئے کوئی شخص کوئی حقیقی نیکی حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنی عزیز ترین متاع اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم ہرگز ہرگز حقیقی نیکی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہر اس چیز میں جس سے تمہیں بہت زیادہ رغبت ہو کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

پس اپنی تمام خداداد طاقتیں مال۔ وقت علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیجئے تا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیک شمار ہوں۔ اور اس کے فضلوں اور اس کی جنت اور اس کی محبت کے وارث بن جائیں۔

(ناظر بیت المال)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۳۱ رمئی کو ہوگا

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کا جو اعلان کیا گیا تھا اس سلسلے میں ابھی تک بڑی بڑی جماعتیں مثلاً کراچی۔ لاہور۔ سرگودھا۔ راولپنڈی اور ملتان کی طرف سے بچوں کی مطلوبہ تعداد کی اطلاع نہیں ملی۔ جن لجنات نے اطلاع دی بھی ہے انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ گروپ اوّل (۸ سے ۱۰ برس) اور گروپ دوم (۱۰ سے ۱۵ برس) کی لڑکیوں کے لئے کتنے کتنے پرچے مطلوب ہیں۔ ان حالات میں اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ناصرات کا امتحان ۳۱ مئی کو ہوگا۔ لجنات دونوں گروپوں کیلئے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے فوراً اطلاع دیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر اور مخلصین جماعت

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک آپ پڑھ چکے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ احباب جماعت اپنی روایات کو قائم رکھیں گے۔ اور جلد سے جلد اپنے وعدوں سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

احباب کے یہ امر ذہن نشین رہنا چاہئیے کہ رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے وعدہ حتی الامکان ایک یا دو ماہ میں ادا ہو جانا چاہئیے۔ اس ضمن میں دوستوں کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس عظیم الشان سکیم کی طرف دلائی جاتی ہے جس پر عمل کی صورت میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ آج کل ربیع کی فصل کٹ رہی ہے اور چند دنوں تک گندم زمیندار احباب سب سے پہلے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے مقرر حصہ الگ کر دیں گے۔ اسی طرح تاجر۔ صناع۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔

یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ڈیڑھ صد یا اس سے اوپر رقم ادا کرنے والے دوستوں کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل سکیم کے ماتحت ادا کرنے والے دوستوں کی طرف سے ادا کردہ رقم اسی ڈیڑھ صد روپے میں شمار کر لی جائیں گی۔ یعنی اگر ایک زمیندار دوست اپنی زمین کے رقبہ کے حساب سے مقررہ شرح کے مطابق مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہیں تو مزید سو روپے ادا کرنے کی صورت میں ان کا نام مسجد کی دیوار پر کندہ کر دیا جائے گا۔

آپ کے وعدہ کا انتظار ہے۔ فاستبقوا الخیرات (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۱ - بڑے تاجر: مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

۲ - چھوٹے تاجر: ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۳ - ملازمین: جو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا $\frac{1}{4}$ دیں۔

۴ - وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ ہر ماہ کی آمد کا پانچ فی صدی۔

۵ - کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی۔

۶ - صناع۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

۷ - زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

۸ - مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بچے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

الفضل کا خلافت نمبر

مؤرخہ ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کی مبارک تقریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ حسب معمول الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ یہ نمبر یوم خلافت سے چند دن قبل شائع ہوگا۔ اس سے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

مشتہرین و ایجنٹ صاحبان کو بھی فوراً آرڈر بک کرا لینے چاہئیں

کائناتی طب

اس وقت علم طب کی ایک نئی شاخ کائناتی طب کی حیثیت سے تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ راکٹ چھوڑنے کے زمانہ میں سوویت سائنسدان طبی و حیاتیاتی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ان تحقیقاتوں کا مقصد ایسے ذرائع کو ترقی دینا ہے۔ جو آئندہ کائناتی پروازوں کے دوران انسانوں اور حیوانوں کی زندگی کو طبی حالت پر رکھنے کے ضامن ہوں۔

سوویت یونین میں راکٹوں کے ذریعہ فضائے بالا کے متعلق ۱۹۴۹ء سے باقاعدہ طور پر تحقیقاتی سلسلہ جاری ہے۔ اس کام میں ماہرین عضویات اور انجینئروں کے اشتراک عمل کی ضرورت تھی۔ جانوروں کے بنیادی عضویاتی اعمال کا اندراج کرنے کے نئے طریقے پیدا کرنا بہت ضروری تھا۔ تنفس اور دوران خون کے اندراج کے طریقے جو عضویاتی معملوں میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں ا۔ اکٹ کے ضمن میں غیر مؤثر تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راکٹ کے آلات اندراج کا سائز چھوٹا ہوتا ہے۔ اور دوران پرواز میں وہ خود ارتعاش، تیز رفتاری اور دوسرے عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔ دوران پرواز میں عضویاتی تحقیقات کرنے کی غرض سے خاص قسم کے آلات تیار کئے گئے تھے جن کی مدد سے دوران پرواز تجرباتی جانوروں کے تنفس، خون کے دباؤ اور برقی کارڈیو گرام کے مکمل اندراجات کئے گئے۔ اس کے علاوہ ان آلات کے بننے سے بعض معلومات کا اندراج ریڈیائی طریقہ سے کرنا ممکن ہو گیا دوران پرواز میں جانوروں کی حرکات و سکنات کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک متحرک فلمی کیمرا نصب کر دیا گیا تھا

سوویت سائنسدانوں نے بعض ایسے وسائل پیدا کر لئے ہیں جن کے ذریعہ فضائے بالا میں پرواز کے دوران جانوروں کی حفاظت کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ ہوا کے دباؤ سے بھرے ہوئے کیبن، اور عظیم بلندیوں پر پہننے کے کپڑے تیار کئے گئے تھے۔ جو مؤثر طور پر جانوروں کو عظیم بلندیوں کے ناموافق اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ایسے آلات بھی تیار ہوتے ہیں۔ جو سلامتی کے ساتھ جانوروں کی واپسی کو یقینی بنا دیتے ہیں۔

. . . .

سب سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ مسئلہ جو راکٹ کی ۱/۲-۱۰۱ میل بلند اڑان کے سلسلہ میں حل ہوا۔ وہ جانوروں کا زمین پر بخیریت واپس آنا تھا۔

فرانسیسی سائنسدان گراند پیری کا خیال ہے کہ بالائی فضا کی عظیم تیز رفتار پرواز میں انسان کو محفوظ رکھنے کا مسئلہ اس وقت تک حل شدہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک کہ جدا ہونے والے کیبن کے گرنے کے دوران اس کی گردش کو دور نہیں کیا جاتا۔ اس کو مستحکم رکھنے کے لئے کوئی طریقہ نکالنا ضروری ہے یہ فیصلہ مبنی ہے۔ عضویاتی تحقیقاتوں پر جو باہر کے ایک ملک میں آدم نما بندر چمپانزی پر کی گئی ہیں۔ یہ جانور اس دماغی اجزائے خون کی بنا پر مر گیا جو حد سے زیادہ وزن اور گردش (فی منٹ ۲۰ چکر) کے باعث ہوا تھا۔

لہذا راکٹ کی حرکت کا توازن و استحکام اس حیاتیاتی تجربہ کی کامیابی کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

۱/۲-۲۸۱ میل کی بلندی پر پرواز کرنے کے بعد زمین کی طرف جانوروں کی کامیاب مراجعت کا امکان، جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کائناتی پرواز کے بعد انسان کی واپسی کے نہایت پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے میں بیحد مددگار ثابت ہوگا۔

۱/۲-۱۸۲ میل کی بلندی پر راکٹ کی پرواز کے دوران جانوروں کو طبعی حالت میں رکھنا سوویت سائنس اور طب کی بڑی ممتاز کامیابی ہے۔

نائیلان کے لباس ایلرجی پیدا کرتے ہیں

مہلک بیماریوں میں ایلرجی کا تیسرا نمبر ہے سرطان سدد دموی کے بعد جس کے شافی علاج کے لئے جدوجہد جاری ہے۔ ایلرجی ہی وہ مرض ہے جس کی حتمی دوا آج تک معلوم نہیں ہو سکی اس نتیجہ کا اظہار حال ہی میں تیسری عالمی کانفرنس میں کیا گیا۔ جو ایلرجی کے موضوع پر منعقد ہوئی۔ ایلرجی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ پلاسٹک کو اسکے اضافے میں دخل ہے۔ یہ تحقیق بھی جاری ہے کہ نائیلان کے موزے قمیض اور دوسرے لباس دمہ اور اکوتہ پیدا کرتے ہیں یا نہیں۔

تبدیل آب و ہوا اکثر ایلرجی کے لئے مفید ہے ایک ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ایک شخص جو خاک دھول کی وجہ سے دمہ میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ جب ماریسلز سے پیرس چلا گیا۔ تو وہ اکوتہ میں مبتلا ہو گیا۔ عالمی کانفرنس کے مقررین نے عورتوں کو مشورہ دیا کہ اگر وہ ایلرجی کا شکار ہیں۔ تو انہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ تمام اشیاء جو میک اپ میں استعمال کرتی ہیں ایلرجی کا سبب ہیں؟

رفتارِ طب

دماغ کے کامیاب اپریشن

برطانیہ کے طبی جریدہ "لانسٹ" نے انکشاف کیا ہے کہ برطانوی ڈاکٹروں نے بھیجے کے متاثرہ حصوں کو منجمد کر کے دماغ کی رسولی کے کامیاب اپریشن کئے ہیں۔ اس سلسلے کا سب سے شاندار کارنامہ ایک ۵۷ سالہ شخص کے پیشانی والے حصہ کا اپریشن ہے جو روایاتی جراحی میں اب تک ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔ اپریشن کے دوران مریض بالکل ہوشیار رہا اور آج وہ بالکل بھلا چنگا ہے۔ ایک چالیس سالہ پاگل کا آپریشن کر کے اس کی دماغی حالت بڑی حد تک سدھار دی گئی ہے۔

بسیار خوری اکم عمری!!

امریکہ کے ڈاکٹروں نے جو انسانی جسم کے ضعیف ہونے کے عمل پر تحقیق کر رہے ہیں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کسی ایک یا دوسری چیز کے زیادہ کھانے کی بہ نسبت عام طور پر زیادہ کھانا کھانے کی عادت جسم کی شریانوں کی لچک کو ختم کر کے انہیں سخت بنا دیتی ہے جس کی وجہ سے لوگ عمر طبعی کو پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکی سائنسدانوں کی سوسائٹی کے رکن ڈاکٹر چیسٹر موبیز نے انکشاف کیا ہے کہ بسیار خوری سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ کھانے کی وجہ سے جسمانی مشینری مسلسل کام میں مصروف رہتی ہے۔ پرانے خلیوں کی جگہ نئے خلیے بنانے کا کام جاری رہتا ہے بسیار خوری کی وجہ سے اسے آرام میسر نہیں آتا جس کے نتیجہ میں ناقص خلیے تیار ہوتے ہیں۔ اس سے خون کی انجذابی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور وقت سے پہلے ہی ان میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ کھائی ہوئی خوراک میں غذائیت کم ہو تو اور زیادہ ناقص قسم کے خلیے تیار ہوتے شراب کے جز الکحل کی وجہ سے بہت سے ناقص قسم کے خلیے بنتے ہیں۔ اور بسیار خوری کی وجہ سے مختلف قسم کے ہارمونوں کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے شرائین بہت سخت ہو جاتی ہیں۔ امریکی ماہر نے مزید کہا کہ بہت سے ماہرین کی رائے ہے کہ مرغن غذاؤں کی وجہ سے شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس چکنائی کی وجہ سے جو جزو بدن نہیں ہوتی شریانیں سخت ہوتی ہیں۔

پیٹ کے زخموں کا علاج

روسی ڈاکٹروں کی رائے

روس کے نامیاتی کیمیا کے ادارے نے ایک ایسی دوا تیار کی ہے جس سے پیٹ کے پرانے زخم پندرہ سے اٹھارہ روز میں اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا "زائد آنت" کی بیماری (اپنڈی سائٹس) پرانے زخموں کو بھی اچھی کر دیتی ہے۔ اس کا نام "مشستا کروچ بام" رکھا گیا ہے۔ یہ دوا بالکل بے ضرر ہے۔ اور اس کا کوئی خراب ردِعمل نہیں ہوتا

سحر کار دوا

پولینڈ کے ایک معالج نے ایک ایسی دوا ایجاد کی ہے جو دماغی اور طبی بیماریوں کا خاتمہ کر دے گی۔ پروفیسر برانسکی نے یہ دوا "دیہ" کے نام سے پیش کی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ متعدی امراض کے ان جراثیم کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ اس کا اثر براہِ راست نظام عصبی پر ہوتا ہے اور یہ دوا قرص کی شکل میں اور اعصاب کو اس طرح ڈھیلا کرتی ہے کہ دماغ کے مراکزِ عصبی کے افعال میں خلل نہیں ہوتا۔

تجربات سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ اس دوا سے متعدی امراض کے خلاف مقابلہ کی قوت بدن انسانی میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تک اس مفید دوا سے دق۔ اندرونی دباؤ۔ امراض انثاء اور امراض چشم میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ٹرانسمیٹر سے پیٹ کا حال معلوم

ہیڈل برگ کے ڈاکٹر نے ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر ایجاد کیا ہے۔ جسے منہ کے راستے مریض کے پیٹ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹرانسمیٹر معدے سے اس کے ٹمپریچر تیزاب کی ڈگری اور دیگر تفاصیل بتاتا ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کو اب تجارتی اغراض کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ ایک دفعہ معدے میں جانے کے بعد یہ ٹرانسمیٹر جو بہت چھوٹا ہوتا ہے متواتر تین روز تک پیغامات دے سکتا ہے اگر یہ کسی غلط جگہ پر چلا جائے تو اس میں جسم پر مقناطیس پھیر کر حرکت پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح اسے صحیح جگہ پر پہنچایا جا سکتا ہے۔

مشترکہ دفاع سے پہلے کشمیر اور نہری تنازعہ کا تصفیہ ضروری ہے

کوئٹہ کی پریس کانفرنس میں صدر جنرل محمد ایوب خان کا اعلان

کوئٹہ ۱۱ مئی۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان برصغیر کے مشترکہ دفاع کے کسی سمجھوتے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے کشمیر اور نہری پانی جیسے بڑے مسائل طے ہو جائیں۔ آپ نے کہا کہ ان مسائل کے حل ہونے کے بعد ہی ایسی تجاویز پر غور ممکن ہے۔

صدر ایوب نے جو کل کوئٹہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے مزید کہا کہ برصغیر کے دفاع میں پاکستان سے تعاون کر کے ہی بھارت غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ مشترکہ دفاع کے متعلق میں نے حال ہی میں جو تجویز پیش کی تھی اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ کوئی خاص قسم کا معاہدہ کیا جائے۔ آپ نے کہا بھارت بظاہر اسی چیز سے خوفزدہ نظر آتا ہے۔

صدر نے کہا "میری دلی خواہش ہے کہ بھارت کے ساتھ ہمارے تمام جھگڑے طے ہو جائیں اور میں ہمیشہ یہ کہتا رہا ہوں کہ یہ جھگڑے جتنی جلدی طے ہوں گے اتنا ہی دونوں کے لئے بہتر ہو گا لیکن اس کے لئے فریقین کی آمادگی ضروری ہے۔ صدر نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ اس سلسلے میں ابھی تک بھارت کی طرف سے کوئی جوابی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

پاکستان کے آئندہ آئین کی ہیئت کے متعلق ایک سوال پر صدر نے کہا ——

"یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان کے لئے فلاں ملک کا آئین موزوں رہے گا"

تاہم آپ نے رائے ظاہر کی کہ پاکستان کے مخصوص حالات کے پیش نظر صدارتی نظام بہتر ہو گا۔ آپ نے کہا درست جو کچھ کیا جا رہا ہے اس کا مقصد ایک ایسے آئین کی تدوین کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے جو پاکستان کے مزاج اور تقاضوں کے مطابق ہو۔

ربوہ کے ٹیلیفون نمبر

ذیل میں ربوہ کے مختلف ٹیلی فون نمبر درج کئے جاتے ہیں تاکہ بیرونی احباب کو فون کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور متعلقہ دفاتر یا اصحاب سے بآسانی رابطہ قائم کر سکیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے پیش نظر حضور کو براہ راست فون نہ کیا جائے اسی لئے حضور کے ٹیلیفون کا فون نمبر ذیل کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا

نمبر شمار	نام	فون نمبر
۱	دفتر ناظر صاحب اعلیٰ	۵۰
۲	دفتر ناظر صاحب اصلاح و ارشاد	۷۰
۳	دفتر ناظر صاحب بیت المال	۴۱
۴	دفتر ناظر صاحب امور عامہ	۵۹
۵	دفتر افسر صاحب امانت	۴۰
۶	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب	۵۷
۷	دفتر افسر صاحب جلسہ سالانہ	۷۵
۸	وکالت دیوان و وکالت علیا	۶۳
۹	وکالت تبشیر	۷۳
۱۰	وکالت مال	۷۲
۱۱	وکالت قانون و صنعت	۶۲
۱۲	وکالت زراعت	۴۶
۱۳	دفتر الفضل	۴۹
۱۴	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۴۸
۱۵	دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ	۶۹
۱۶	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۶۰
۱۷	پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج	۶۵
۱۸	پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ	۷۱
۱۹	ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول	۴۷
۲۰	پرنسپل صاحب جامعہ نصرت	۴۳
۲۱	فضل عمر ہسپتال	۶۱
۲۲	فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج	۶۶
۲۳	دفتر ایم این سنڈیکیٹ	۵۸
۲۴	دفتر میونسپل کمیٹی ربوہ	۷۴
۲۵	اڈہ طارق ٹرانسپورٹ	۶۷
۲۶	ٹیلیفون انکوائری آفس	۷۰ اور ۸۰
۲۷	پبلک کال آفس (پوسٹ آفس)	۴۲

رہائش گاہیں

نمبر شمار	نام	فون نمبر
۲۸	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۵۱
۲۹	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	۶۸
۳۰	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۵۲
۳۱	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۴۴
۳۲	محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	۵۵
۳۳	مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب	۵۳
۳۴	مکرم سید داؤد احمد صاحب	۴۷
۳۵	مکرم نوابزادہ میاں محمد احمد خان صاحب	۵۴
۳۶	مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی	۴۵

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر بیت المال کی رسولی کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ اب وہ روبصحت ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

لاہور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحتیابی کیلئے

انفرادی اور اجتماعی دعائیں

لاہور ۱۱ مئی بذریعہ فون۔ کل حضرت اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوتے ہی رات ہی کو تمام حلقہ جات میں اطلاع بھجوائی گئی۔ چنانچہ تمام حلقہ جات میں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ تمام حلقہ جات میں بطور صدقہ بکرے بھی ذبح کئے گئے۔ مقامی طور پر اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد احباب جماعت کو حضرت اقدس کی صحت کی اطلاع پہنچتی رہے۔ اور دعا کی تحریک کی جاتی رہے۔ چنانچہ آج صبح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ٹیلیفون کے ذریعہ آمدہ اطلاع بھی تمام حلقہ جات میں پہنچا دی گئی۔ گذشتہ رات الفضل کا جو ضمیمہ موصول ہوا تھا اسے بھی راتوں رات فوری طور پر تقسیم کرا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے امام ایدہ اللہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(سید بہاول شاہ —— لاہور)